

**Anwar al-Sirah: International Research Journal for the  
Study of the Prophet Muhammad (PBUH)'s Biography**

ISSN: 3006-7766 (online) and 3006-7758 (print)

Open Access: <https://journals.iub.edu.pk/index.php/anwaralsirah/index>

Published by: Seerat Chair, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

عصری عوامی صحت کے طریقہ کار اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کا تقابلی جائزہ

**Social Challenges in the Context of the Prophetic Charter  
(Constitution) of the Prophet ﷺ**

**Muhammad Tahir Akbar M. T. Tair\***

Representative: Daily Baithak Multan

**Abstract**

This study shows; the comparative analysis of modern public health methods and the prophet's teaching. It shows; how Messenger of Allah established a healthy society. It highlights the essential role of Islamic teachings in guiding public health policies, programs, and involvements. The study argues that a healthy ethical framework is essential for addressing the complex challenges modeled by public health issues; particularly in terms of ensuring equitable distribution of health benefits and burdens across various populations. It highlights the importance of Teachings of Messenger of Allah in public health sector. Equity, as a core component of the proposed ethical framework, is examined in depth. It explores the social factors of health and their role in creating health gaps, advocating for policies that address the root causes of these inequities. This article examines the importance of cleanliness in Islamic Teaching. Taking cleanliness, Ablution and Bath is compulsory in Islamic teachings. In this way, people of society are protected from many diseases. It also examines the teaching of Islam like prayer, fasting, Hajj, Zakat and how these teachings play an important role in creating a healthy society. Everyone should have equal chances to be healthy, no matter who is He. The paper ends by saying that we need to keep thinking about how to make public health fair for everyone. We should work together to find ways to improve health for everyone.

**Keywords:** Public Health, Teachings, Messenger of Allah, Ethics, Ethical Framework, Healthy Society, Equal Distribution

**101- تعارف:**

عوامی صحت کا تصور زمانہ قدیم سے ہی موجود ہے۔ انسان نے زمانہ قدیم میں ہی جان لیا تھا کہ بہتر زندگی گزارنے کے لئے صحت مند ہونا نہایت ضروری ہے۔ اس کی شروع سے ہی خواہش رہی کہ اس کا قبیلہ طاقتور ہو اور طاقت کے لئے صحت مندی نہایت ضروری تھی۔ نئی زمانہ صحت مند قبیلہ اور صحت مند معاشرہ قائم کرنے کے لئے طریقہ کار تبدیل ہوتا رہا۔ کبھی صحت عامہ کے لئے دیوتاؤں سے مدد مانگی گئی تو کبھی اچھی خوراک پر بھرپور توجہ دی گئی۔ کبھی صفائی و پاکیزگی کو اپنایا گیا تو کبھی جھاڑ پھونک سے کام لیا گیا۔ چھ سے سات ہزار سال قبل کے دریافت ہونے والے قدیم شہروں میں بھی صحت عامہ کے لئے صفائی ستھرائی، نکاسی آب (نالیوں اور سیوریج) کا سراغ ملتا ہے۔

تمام انبیائے کرام نے عوام الناس کی توجہ صفائی اور صحت عامہ کی جانب مبذول کرائی۔ رسول اللہ ﷺ کے اقدامات کے باعث ایک نہایت صحت مند معاشرہ کا قیام عمل میں آیا۔ آپ نے صفائی کو نصف ایمان قرار دیا۔ تزکیہ نفس، غسل اور وضو کو ادائیگی نماز کے لئے ضروری قرار دیا۔ امت مسلمہ کو جہاد کی تیاری کے لئے جسمانی مشقت، گھڑ سواری، تیر اندازی، تلوار بازی اور تیراکی سیکھنے کا مشورہ دیا۔ دن میں پانچ مرتبہ نماز کا حکم فرمایا جس سے جسمانی

\* Email of corresponding author: 786tiens@gmail.com

ورزش بھی ہوتی ہے۔ نیز ہر سال ایک ماہ کے روزوں کو فرض قرار دیا، جس سے جسمانی بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں اور انسان صحت مند ہوتا ہے۔ آپ نے کھانے پینے میں اعتدال کا مشورہ دیا اور بیماریوں کا باعث بننے والے زیادہ کھانے سے منع فرمایا۔ ام الحباثت شراب اور نشہ کو حرام قرار دیا۔ یوں ایک ایسا صحت مند معاشرہ قائم ہوا کہ جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

## 1.2- منہج تحقیق:

زیر نظر مقالہ میں تاریخی، تجزیاتی و تقابلی منہج کو اپنایا گیا ہے۔ تاکہ عوامی صحت کے حوالہ سے عہد رسالت مآب میں اٹھائے گئے اقدامات کا جائزہ لیا جائے۔ اس ضمن میں اس حوالہ سے تاریخی جائزہ بھی لیا گیا ہے نیز عصر حاضر میں عوامی صحت کے لئے دنیا بھر میں اور بالخصوص پاکستان میں کام کرنے والے حکومتی اداروں اور قومی و بین الاقوامی تنظیموں کی کارکردگی کا بھی جائزہ پیش کیا گیا ہے تاکہ دیکھا جاسکے کہ صحت عامہ کے لئے جو اقدامات صدیوں قبل رسول اللہ ﷺ نے اٹھائے، وہ عہد جدید سے کس قدر مماثل تھے اور ان کے کیا اثرات مرتب ہوئے۔

## 2.1- صحت عامہ کی تعریف:

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق صحت ہر انسان کا بنیادی حق ہے اور صحت ہر ایک کے لئے ہونی چاہیے۔ کسی بھی معاشرے میں افراد معاشرہ کے لئے جسمانی، ذہنی اور معاشرتی صحت مندی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ بعض ماہرین جذباتی اور روحانی صحت مندی کو بھی صحت عامہ میں ہی شمار کرتے ہیں۔ جسمانی صحت سے مراد ہے کہ کوئی بھی انسان اپنے روزمرہ کام آسانی سے سرانجام دے سکے اور اس میں جسمانی طور پر اسے کوئی تکلیف محسوس نہ ہو جیسے چلنا پھرنا، باتیں کرنا، اٹھنا بیٹھنا وغیرہ۔ ذہنی صحت سے مراد ہے کہ انسان میں سوچنے سمجھنے اور یادداشت کی صلاحیتیں موجود ہوں۔ سوشل ہیلتھ سے مراد ہے کہ ایک شخص میں یہ صلاحیت ہونی چاہیے کہ وہ افراد معاشرہ سے گھل مل کر رہ سکے، اپنی بات دوسروں تک پہنچا سکے اور دوسروں کی بات آسانی سے سمجھ سکے۔ جذباتی صحت سے مراد ہے کہ انسان میں انسانی جذبات جیسے خوف، خوشی، غمی، ناراضگی وغیرہ بھی موجود ہوں جبکہ روحانی صحت سے مراد کسی بھی انسان کا روحانی طور پر صحت مند ہونا ضروری ہے۔<sup>1</sup>

## 2.2- بیماریوں کی وجوہات اور ان کے علاج:

(1) عصر حاضر میں سائنس نے اس قدر ترقی کی کہ اب حتمی طور پر زیادہ تر بیماریوں کی وجوہات کو جان لیا گیا ہے۔ خوردبین کی ایجاد نے اس میں بنیادی کردار ادا کیا۔ زیادہ تر بیماریوں کی وجہ عام آنکھ سے دکھائی نہ دینے والے جراثیم اور حشرات الارض، خاص طور پر کھیاں اور مچھر ہوتے ہیں۔ جو بیماریاں پھیلانے والے جراثیموں کو انسانوں تک پہنچا دیتے ہیں۔ یہ جراثیم عام طور پر گندگی سے پیدا ہوتے ہیں اور انسان کے ناخنوں اور ہاتھوں کے ذریعے انسان کی خوراک میں شامل ہو کر انسانی جسم میں پہنچ جاتے ہیں جبکہ بہت سے جراثیم جنسی عمل، بیمار شخص کے تھوک و خون سے بھی صحت مند جسم میں پہنچ جاتے ہیں۔ اگر صفائی اور پاکیزگی کا خیال رکھا جائے۔ کچھ بھی کھانے سے قبل ہاتھ دھوئے جائیں تو ان بیماریوں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ جراثیمی بیماریوں سے محفوظ رہنے کا دوسرا طریقہ ویکسی نیشن کے عمل سے اس مخصوص بیماری کے خلاف قوت مدافعت حاصل کرنا ہے۔

(2) بیماریوں کی دوسری بڑی وجہ کاربوہائیڈریٹس، چکنائی اور بیکری کی بنی ہوئی اشیاء کا بہت زیادہ استعمال اور زیادہ کھانا یا بہت ہی کم مقدار میں کھانا ہے۔ کھانے کی زیادتی یا غذائی قلت کی وجہ سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ کھانے میں اعتدال نہ ہو تو جسم میں بہت سی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں جو مختلف بیماریوں کو دعوت دیتی ہیں۔ اور اس کا حل یہ ہے کہ کھانے پینے میں اعتدال اختیار کیا جائے اور صحت مند کھانا کھایا جائے۔

(3) شراب اور نشہ نہ صرف ذہنی اور نفسیاتی بلکہ بہت سی جسمانی بیماریوں کا بھی سبب ہے۔ صحت مند زندگی گزارنے اور صحت مند معاشرہ قائم کرنے کے لئے شراب اور ہر طرح کے نشے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

- (4) بیماریوں کی چوتھی بڑی وجہ جسمانی مشقت کا نہ ہونا اور آرام پرست ہونا ہے۔ جس کا حل ورزش اور جسمانی مشقت ہے۔
- (5) عہد حاضر میں سائنسی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ افراد معاشرہ میں بیماریاں پھیلنے کی ایک بڑی وجہ غیر محفوظ جنسی تعلقات ہے لیکن جو لوگ اپنی بیویوں تک محدود رہتے ہیں اور جائز طریقہ سے اپنی خواہش پوری کرتے ہیں وہ ایڈز سمیت بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔
- (6) ذہنی و جسمانی بیماریوں کی ایک بڑی وجہ وقت کی پابندی نہ کرنا اور آرام پرستی ہے۔ جو لوگ وقت کے پابند نہیں ہوتے، وقت پر نہیں سوتے، رات کی بجائے دن میں سوتے ہیں۔ اوقات کار کے پابند نہیں ہوتے، وہ آہستہ آہستہ مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

### 3.1- صحت عامہ کی قدیم تاریخ:

عوامی صحت کا تصور زمانہ قدیم سے ہی موجود رہا ہے۔ وادی نیل، وادی دجلہ و فرات، وادی سندھ اور وادی گنگا و جہنا و سرسوتی کی چھ ہزار سالہ سے زائد تاریخی کھنڈرات کی کھوج سے پتہ چلتا ہے کہ زمانہ قدیم میں بھی صحت عامہ کے لئے سیورج اور صفائی ستھرائی کا نظام موجود تھا۔ سائنسدانوں نے وادی سندھ کی قدیم تہذیب کے کھوج میں ہڑپہ اور موہنودڑو میں ہاتھ روم، سیورج، نالیوں اور گلیوں کی نشاندہی کی ہے، جس کا تعلق صفائی ستھرائی اور صحت عامہ سے ہے۔<sup>2</sup> طب نبوی ﷺ، طب یونانی، آیورویدک، آکوپچر، آکوپریشر اور مختلف بیماریوں کے علاج معالجے کے لئے جسمانی مالش کرنے کے روایتی طریقہ کار ہزاروں سالوں سے رائج ہیں اور عصر حاضر میں بھی موجود ہیں۔ مذہبی لٹریچر کے علاوہ مختلف علاقوں اور زبانوں کی لوک کہانیوں اور لٹریچر میں زمانہ قدیم سے ہی صحت عامہ کا سراغ ملتا ہے۔

### 3.2- عوامی صحت اور عہد نبوی ﷺ:

عہد نبوی ﷺ میں کئے گئے اقدامات کی وجہ سے صحت عامہ کو نہایت فروغ ملا۔ تاریخ انسانی میں صحت عامہ کے حوالہ سے سب سے زیادہ بہترین اقدامات عہد رسالت مآب ﷺ میں ہی اپنائے گئے جس کی وجہ سے بیماریاں ختم ہوئیں اور ایک صحت مند معاشرے کا قیام عمل میں آیا۔ زیر نظر مقالہ کے سابقہ صفحات میں بیماریوں کی وجوہات اور ان کے علاج کے بارے میں تفصیلی بحث پیش کی جا چکی ہے۔ جس کے مطابق زیادہ تر بیماریوں کی چھ وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ پہلی وجہ گندگی، جراثیم (نقصان دہ بیکٹیریا، وائرسز اور فنگس وغیرہ) اور مچھروں و مکھیوں کی وجہ سے بیماریوں کا پھیلنا ہے اور اس کا علاج صفائی و پاکیزگی میں مضمر ہے۔ معاشرے میں بیماریاں پھیلنے کی دوسری بڑی وجہ خوراک کا اعتدال سے استعمال نہ کرنا ہے جس کی وجہ سے کمزوریاں اور بیماریاں پھیلتی ہیں اور اس کا حل کھانے پینے میں اعتدال اختیار کرنا ہے۔ ذہنی و جسمانی بیماریاں پھیلنے کی تیسری بڑی وجہ ام الخبائث، شراب کا استعمال کرنا ہے۔ چوتھی بڑی وجہ جسمانی مشقت کا نہ ہونا اور آرام پرست ہو جانا ہے۔

غیر محفوظ جنسی تعلقات سے ایڈز سمیت بہت سی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں جو صحت عامہ کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے، اسی طرح وقت کا پابند نہ ہونا، اوقات کار کے مطابق عبادت نہ کرنا، نیند پوری نہ کرنا اور آرام پرست ہونا بھی ذہنی و جسمانی بیماریوں کی بڑی وجہ ہے۔ عہد رسالت مآب ﷺ میں صحت مند معاشرے کے قیام کے لئے ان تمام بڑی وجوہات پر خصوصی توجہ دی گئی اور ایک صحت مند معاشرہ قائم ہوا۔

### 3.2.1- ظاہری و باطنی صفائی و پاکیزگی:

رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا ایک مقصد تزکیہ بھی تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ يُزَكِّيهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ إِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ.“<sup>3</sup>

"اللہ نے مومنین پر بہت احسان کیا کہ ان میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اللہ کی آیات سناتا ہے، انہیں پاک و صاف کرتا ہے اور انہیں حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ البتہ اس سے قبل یہ گمراہ تھے۔"

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ - وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا - وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ -"<sup>4</sup>

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جو پاک چیزیں اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں، انہیں حرام نہ کر لو اور حد سے تجاوز نہ کرو، اللہ کو زیادتی کرنے والے سخت ناپسند ہیں، جو کچھ حلال و طیب رزق اللہ نے تم کو دیا ہے، اسے کھاؤ پو اور اس اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو، جس پر تم ایمان لائے ہو۔"

رسول اللہ ﷺ نے صفائی و پاکیزگی اور صحت مندرہنے کو نہایت خاص اہمیت دی۔ ارشاد ہے!

"عَنْ أَبِي مَالِكٍ اشْعَرِي: الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ -"<sup>5</sup>

"حضرت ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صفائی و پاکیزگی نصف ایمان ہے۔"

### 3.2.2. غسل جنابت، وضو، زیر ناف و بغلوں، ناخنوں اور دانتوں کی باقاعدہ صفائی:

اگر انسان ناپاک ہو اور صفائی و پاکیزگی کا مسلسل خیال نہ رکھے تو بہت سے طرح طرح کے جراثیم اسے گھیر لیتے ہیں۔ یوں انسان مختلف اقسام کی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسلام انسان کو استنجاء، دانتوں کی صفائی اور جسمانی صفائی و پاکیزگی کی خاص ہدایات دیتا ہے۔ ناخن، زیر ناف بالوں اور بغلوں کی صفائی کی اہمیت بتاتا ہے۔ نماز سے قبل وضو کی شرط ہے۔ جنسی خواہش پوری کرنے کے بعد غسل جنابت کی شرط ہے۔ ایک مسلمان دن میں پانچ مرتبہ وضو کرتا ہے، جب بھی جنابت کی حالت ہو تو غسل فرض ہے۔ اس کے علاوہ بھی بروز جمعہ المبارک غسل کرنا مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اس وجہ سے انسان بیماریوں سے دور اور ایک صحت مند معاشرے کا قیام عمل میں آتا ہے۔

استنجاء کے لئے پانی کا استعمال عصر حاضر میں بھی مسلمانوں کی پہچان ہے جس کا ایک ثبوت استنجاء کے لئے استعمال ہونے والا شاور پوری دنیا میں "مسلم شاور" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پاکیزگی اور صفائی کا اس قدر اہتمام فرمایا کہ قیامت تک کی امت مسلمہ کے لئے یہ ضروری قرار دیا کہ ہوا کے اخراج ہو جانے پر بھی نماز کے لئے دوبارہ وضو کرنے اور پاکیزگی اختیار کرنے کا حکم دیا۔ دنیا بھر میں صفائی و پاکیزگی کا یہ عمل مسلمانوں کے لئے ہی خاص ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ - وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ - مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَليُنِمْ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ -"<sup>6</sup>

اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو تم منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو اور سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں (دھو لیا کرو) اور اگر نہانے کی حاجت ہو تو (نہا کر) پاک ہو جایا کرو اور اگر بیمار ہو یا سفر میں ہو یا کوئی تم میں سے بیت الخلاء سے ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی لو اور اس سے منہ اور ہاتھوں کا مسح (تیمم) کر لو۔ خدا تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں کرنا چاہتا بلکہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کرے تاکہ تم شکر کرو۔

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ، ثُمَّ جَهَدَهَا فَفَقَدَ وَجِبَ الْغَسْلُ-<sup>7</sup>

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب مرد عورت کے چہرے میں بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ جماع کی کاوش کی تو غسل واجب ہو گیا۔  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: اِتَّقِبُلْ صَلَاةً مَنْ أَحَدَتْ حَتَّى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتٍ: مَا الْحَدَّثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ-<sup>8</sup>

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص حدث کرے، اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ دوبارہ وضو نہ کر لے۔ حضرت موت کے ایک شخص نے پوچھا کہ حدث ہونا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (پانخانہ کے مقام سے خارج ہونے والی) آواز والی یا بے آواز ہوا۔  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لُغُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ-<sup>9</sup>  
نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ کے لئے غسل واجب ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفْرِقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كَتَبَ لَهُ، ثُمَّ يَنْصِبُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غَفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى-<sup>10</sup>  
نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوب اچھی طرح پاکی حاصل کرے اور تیل استعمال کرے، گھر میں جو خوشبو میسر ہو استعمال کرے، پھر نماز جمعہ کے لئے نکلے اور مسجد میں پہنچ کر دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے، پھر جتنی ہو سکے نفل نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کرے تو خاموش سنتا رہے تو اس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقُّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ-<sup>11</sup>

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت یا لوگوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لئے ان کو مسواک کا حکم دے دیتا۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشْوِصُ فَأَدْ بِالسَّوَاكِ-<sup>12</sup>

نبی کریم ﷺ جب رات کو تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو پہلے اپنا منہ مسواک سے خوب صاف کرتے۔

### 3.2.3۔ شراب، نشہ اور جوئے کو حرام قرار دینا

رسول اللہ ﷺ نے وحی الہی کی روشنی میں قریباً ساڑھے چودہ سو سال قبل ہر طرح کے نشہ، شراب اور جوئے کو بھی حرام قرار دیا تھا اور ایک صحت مند معاشرہ تشکیل دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے اس اقدام کو 25 اپریل 2024ء کو جاری ہونے والی درج ذیل رپورٹ کی روشنی میں دیکھیں تو اسلامی تعلیمات من جانب اللہ ہونے کا یقین مزید پختہ ہو جاتا ہے۔

عالمی ادارہ صحت کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق دنیا کے بہت سے ممالک کے بچوں میں شراب اور نشہ آور اشیاء کا استعمال صحت عامہ کے لئے انتہائی سخت خطرناک ہے۔ انسانی دماغ کی بڑھوتری میں عمر کے ابتدائی بیس سال نہایت اہم ہوتے ہیں اور اس عمر میں نوجوانوں کو منشیات کے اثرات سے دور رکھنا نہایت ضروری ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ کم عمری میں نشہ کرنے والے بڑھتی عمر کے ساتھ منشیات کے عادی اور بہت سے نفسیاتی مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت نے نشہ آور اشیاء کو مختلف ذائقے دینے پر بھی پابندی عائد کرنے کی سفارش بھی کی ہے۔ اس میں کوٹین اور تمباکو کی مصنوعات میں مینتھول اور دیگر اشیاء کا استعمال بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ عالمی ادارہ صحت نے ہر طرح کے ذرائع ابلاغ پر نشہ آور اشیاء کے اشتہارات پر بھی جامع پابندی کے سفارش کی ہے۔<sup>13</sup>

آج ہم جانتے ہیں کہ شراب اور نشہ آور اشیاء استعمال کرنے والے افراد یا وہ افراد جو، پانسے اور قسمت آزمائی میں دولت برباد کرتے نظر آتے ہیں، کبھی بھی کارآمد شہری نہیں بن سکتے، وہ بے شمار روحانی، نفسیاتی اور جسمانی بیماریوں کا شکار ہو کر معاشرے کا عضو معطل اور بوجھ بن جاتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ عہد رسالت مآب میں بتدریج شراب اور نشہ آور اشیاء پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی، جس سے عوامی صحت میں بہتری آئی۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْكَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔"<sup>14</sup>

"اے ایمان والو! شراب اور جو اور بت اور پانسے ناپاک ہیں، یہ شیطانی کام ہیں، ان سے بچتے رہنا تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔"<sup>15</sup>

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

#### 3.2.4۔ اراکین اسلام اور صحت عامہ:

کلمہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کو اراکین اسلام کہا جاتا ہے۔ اراکین اسلام کی ادائیگی سے انسان کو بہت سے روحانی، نفسیاتی اور جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں ہم ان روحانی، نفسیاتی اور جسمانی فوائد کا نہایت مختصر جائزہ لیں گے۔

گزشتہ صفحات میں وضو، غسل اور مسواک کے فوائد کا ذکر ہو چکا ہے کہ ان کی وجہ سے انسان جراثیموں اور بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ سانسوں خوشگوار ہو جاتی ہیں۔ ناک صاف ہونے سے انسان بہت سے امراض سے بچ جاتا ہے۔ چہرہ اور جلد بار بار دھونے سے انسان جلدی بیماریوں اور مہاسوں سے محفوظ رہتا ہے۔

نماز نہ صرف ایک قدرتی یوگا ہے بلکہ بہترین مراقبہ بھی ہے، جس سے نہ صرف جسمانی بلکہ روحانی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ رکوع اور سجدے میں خون کا پریشر سر کی جانب ہونے سے انسان کی یادداشت بہتر ہوتی ہے، نظام دوران خون بہتر ہوتا ہے اور انسان نماز کی ادائیگی کے بعد نہایت اطمینان محسوس کرتا ہے۔ نماز بائبل بلڈ پریشر کا قدرتی علاج ہونے کے ساتھ ساتھ، انسان کو وقت کا پابند بنانے میں بھی انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ نماز مقرر اوقات میں فرض کی گئی ہے۔ جب ایک مسلمان مسجد میں جا کر نماز ادا کرتا ہے تو وہ اپنے محلے کے لوگوں سے گھل مل جاتا ہے اور سوسائٹی میں صحت مند کردار ادا کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ نماز کا ایک بڑا روحانی فائدہ یہ بھی ہے کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ۔<sup>16</sup>

بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا۔<sup>17</sup>

بے شک نماز مومنوں پر اوقات (مقررہ) پر ادا کرنا فرض ہے۔

روزے صرف رسول اللہ ﷺ کی امت پر ہی فرض نہیں کئے گئے بلکہ اس سے پہلی امتوں پر بھی فرض تھے لیکن وہ یہ تعلیمات بھلا چکے ہیں۔ بیسویں صدی کے آخر تک سائنسدان روزے کی افادیت سے بے خبر تھے۔ سائنسدان اور ڈاکٹر حضرات روزے کو انسانی صحت کے لیے خطرناک سمجھتے تھے۔ خاص طور پر کمزور افراد کو روزے رکھنے سے منع کر دیا جاتا تھا کہ کہیں ان میں پانی اور نمکیات کی کمی نہ ہو جائے لیکن بیسویں صدی کے آخر میں موجود سائنس روزے کی افادیت سے اس حد تک قائل ہوئی کہ آج یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، رشا، چین، جاپان، انڈیا یعنی تقریباً پوری غیر مسلم دنیا میں بارہ سے چودہ گھنٹوں کے وقفے کے بعد کھانے اور پینے Intermittent Fasting کے فوائد بتائے جا رہے ہیں۔ بارہ سے چودہ گھنٹے کھانے کے وقفے کے دوران پانی سمیت کسی بھی چیز نہ کھانے اور نہ پینے کا مشورہ دیا جا رہا ہے اور ہر ہفتہ میں تین مرتبہ اس فاسٹنگ کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ نیز یہ کہ اس دوران سادہ غذا کھانے اور تلی ہوئی چیزیں و بیکری کی اشیاء کھانے کا مشورہ دیا جا رہا ہے۔ یوں صوم یا روزے کا صرف نام تبدیل کیا گیا ہے باقی پورا طریقہ کار وہی روزہ والا ہی ہے۔

- سائنسدانوں کے مطابق باقاعدگی ہفتے میں دو روزے رکھنے والا انسان ہر طرح کی دل کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ اس طرح اس کے جسم میں کو لیسٹرول کی زیادتی نہیں ہوتی۔
- باقاعدگی سے ہفتے میں دو روزے رکھنے والے شخص میں کسی بھی قسم کے کینسر ہونے کے امکانات دوسرے لوگوں کی نسبت بہت ہی کم ہوتے ہیں اور روزے کو کینسر کا علاج بتایا جا رہا ہے۔
- باقاعدگی سے روزے رکھنے سے وزن کم کرنے میں بہت زیادہ مدد ملتی ہے۔
- باقاعدگی سے روزے رکھنے سے انسان کی عمر میں اضافہ ہونے کے امکانات موجود ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ روزے رکھنے کے باعث آٹو فگی کے دوران انسانی جسم خلیوں کی ازسرنو تعمیر کرتا ہے نیز قوت مدافعت میں بہت زیادہ اضافہ ہوتا ہے، اور انسانی جسم بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔<sup>18</sup>
- روزے سے انسان میں نظم و ضبط اور قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے نیز انسان میں غریبوں کی ہمدردی میں اضافہ ہوتا ہے۔ روزہ انسان کو حقیقی بنانے میں مدد کرتا ہے جس کی ہر مسلمان کو کوشش کرنا چاہیے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔<sup>19</sup>

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پر ہیزگار بن جاؤ۔

جیسا کہ گزشتہ صفحات میں یہ بحث موجود ہے کہ عہد حاضر میں صرف جسمانی صحت کو ہی صحت عامہ میں شمار نہیں کیا جاتا بلکہ نفسیاتی، روحانی، معاشرتی اور جذباتی صحت کا شمار بھی صحت عامہ سے ہے۔ اس ضمن میں جمعہ، عیدین، حج و عمرہ، فی سبیل اللہ خرچ اور خاص طور پر زکوٰۃ نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔ یہ تمام عبادات انسان کی نفسیاتی، روحانی، معاشرتی اور جذباتی صحت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ انسان دوسرے انسان سے ملتا ہے۔ تبادلہ خیال ہوتا ہے، غریبوں کی مدد ہوتی ہے، دل کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے۔ خاندانی نظام اور معاشرتی نظام قائم ہوتا ہے جس سے انسان کی صحت پر نہایت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور ایک صحت مند معاشرہ کے قیام میں مدد ملتی ہے۔ خاص طور پر فی سبیل اللہ خرچ سے انسانی ذہن میں ایسے انزائم خارج ہوتے ہیں جس سے انسان کو حقیقی قلبی سکون میسر آتا ہے جو کسی اور طریقہ سے حاصل نہیں ہوتا۔

### 3.2.5۔ عہد رسالت مآب اور عوامی صحت کے دیگر اقدامات:

ہم جانتے ہیں کہ اعتدال سے زائد کھانا انسان کو بیمار کر دیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ دین اسلام میں نہ صرف عہد رسالت مآب بلکہ قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے کھانے پینے میں اعتدال کا حکم دیا گیا۔

”وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ۔“<sup>20</sup>

”کھاؤ اور پیو اور حد اعتدال سے نہ نکلو۔ بلاشبہ اللہ اعتدال سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

مذہب اسلام میں روزوں کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ جس کے بارے میں فرمایا گیا کہ تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے۔ سال میں ایک ماہ کے روزوں سے انسان کو اپنے حواسوں پر کنٹرول حاصل ہوتا ہے۔ جسم کے فاسد مادے نکل جاتے ہیں۔ انسان میں نظم و ضبط پیدا ہوتا ہے، زہریلے مادے نیز اضافی چکنائی کم ہو جاتی ہے اور یوں بیمار انسان بھی صحت مند ہو جاتا ہے۔

افراد معاشرہ کی اچھی صحت اور صحت عامہ کے لئے وٹامنز اور منرلز کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ دودھ کیلشیم اور وٹامن ڈی کا خزانہ ہے۔ اس میں کیلشیم، میگنیشیم، وٹامن ڈی اور دیگر منرلز و وٹامنز بہترین حالت میں موجود ہوتے ہیں جو نہایت آسانی سے جسم کا حصہ بن جاتے ہیں۔ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ جن بچوں کو کم عمری میں دودھ نہیں ملتا ان کی ہڈیاں کمزور رہ جاتی ہیں۔ ان کے قدر نہیں بڑھتے اور وہ طرح طرح کی بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ دودھ کے بارے میں ارشاد ہے!

"وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً لِّتُسْقُوا مِنْ بَطْنِهَا وَإِنَّ فِيهَا لَعِبْرَةً لِّتُسْقُوا مِنْ بَطْنِهَا وَإِنَّ فِيهَا لَعِبْرَةً لِّتُسْقُوا مِنْ بَطْنِهَا" 21

"اور بلاشبہ تمہارے لیے پالتو جانوروں میں بھی سبق ہے۔ ان کے پیٹ میں گوہر اور خون کے قریب سے ہی ہم تمہیں خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے نہایت مزیدار ہے۔"

شہد وٹامن بی کمپلیکس کا خزانہ ہوتا ہے۔ اس میں بہت سے انزائمز موجود ہوتے ہیں جو دنیا کی کسی اور خوراک میں نہیں ہوتے اور اس کی وجہ شہد کی مکھی ہے جو قدرتی طور پر شہد میں ان انزائمز کو شامل کرتی ہے۔ متعدد احادیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے شہد کو صحت بخش قرار دیا اور امت کی توجہ اس جانب کرائی۔ قرآن کریم میں ہے!

"وَ أَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ۖ ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنْ بَطْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ" 22

اور تمہارے رب نے شہد والی مکھی پر وحی کی کہ پہاڑوں، درختوں اور چڑھائی ہوئی بیلوں پر چھتے بنا اور تمام پھلوں کا رس چوس، اور اپنے رب کی برابر کی ہوئی راہوں پر چل۔ اس مکھی میں سے مختلف رنگوں کا شربت نکلتا ہے جس میں انسانوں کے لئے شفا ہے۔ کوئی شک نہیں کہ اس میں نشانی ہے لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

جدید سائنس سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ صحت عامہ کے لئے افراد معاشرہ کو محفوظ جنسی تعلقات کو اپنانا چاہیے اور اپنی بیویوں تک ہی محدود ہونا چاہیے۔ اسی طرح بیویوں کو بھی اپنے خاوندوں تک محدود ہونا چاہیے نیز جنسی خواہشات پوری کرنے کے لئے بھی فطری طریقے کو ہی اپنانا چاہیے۔ غیر فطری طریقے بھی بہت سی بیماریاں پھیلانے کا سبب ہیں۔ دین ابراہیمی میں ہمیشہ سے نکاح کے طریقہ کار کو اپنایا گیا ہے جو دین کا لازمی جزو ہے۔ زنا ایک معاشرتی جرم ہے۔ نہ صرف اسلام بلکہ دنیا کے زیادہ تر مذاہب میں زانیوں کے لئے سزائیں موجود ہیں۔ قرآن کریم میں جن حدود کا ذکر ہے اور براہ راست سزائیں تجویز کی گئیں ان میں سے ایک زنا بھی ہے۔ دین اسلام میں ایک صحت مند معاشرے کے قیام کے لئے زنا سے بچنے کی خاص تاکید کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْجَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً ۖ وَمَاءٌ سَدِيدًا" 23

"اور زنا کے قریب نہ جاؤ، اس میں شگ نہیں کہ وہ بے حیائی اور بہت برا ستم ہے۔"

وقت کا پابند نہ ہونا، مقرر وقت پر نماز ادا نہ کرنا، اخلاقیات اور عبادات سے دور رہنے کی وجہ سے انسان مختلف ذہنی، نفسیاتی اور جسمانی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ بلاشبہ تزکیہ نفس اور مراقبہ بھی انسانی صحت کے لئے نہایت ضروری عمل ہے۔ آج اس تیز رفتار ترقی نے جہاں انسان کو بہت سی آسانیاں فراہم کی ہیں وہیں پر آج کا انسان اعصابی تناؤ، نفساتی دباؤ اور عضلاتی کمزوریوں کا بھی شکار ہو چکا ہے۔ سٹریس اور ڈپریشن کی بنیادی وجہ مذہب سے دوری اور وقت پر نمازوں کی ادائیگی نہ کرنا ہے۔ عہد رسالت مآب اور عہد خلافت راشدہ میں مسلمان خشوع و خضوع سے مقرر اوقات میں نمازیں ادا کرتے تھے اور نماز میں اپنی دعاؤں کے ذریعے اپنی تمام پریشانیاں، مشکلات کا اپنے رب سے تذکرہ کرتے اور اس سے مدد مانگتے یوں کبھی بھی نفسیاتی بیماریوں کا شکار نہیں ہوئے اور ذہنی سکون بھی حاصل کرتے رہے۔ آج بھی ان بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے وہی طریقہ اپنانا ہو گا۔

رسول اللہ ﷺ نے جہاد کی تیاری اور جسمانی مشقت کی جانب بھی توجہ دلائی۔ آپ نے تیر اندازی، گھوڑ سواری اور تیر کی جیسے کھیلوں کی جانب امت مسلمہ کی توجہ دلائی تاکہ انسان صحت مندر ہے، مختلف قسم کی ورزشیں کرے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے!

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلِّ خَيْرٍ احْرَصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَلَا تَعْجِزْ، فَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ، فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا، وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللَّهُ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ." 24

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاقتور مومن اللہ کے نزدیک کمزور مومن سے بہتر اور پسندیدہ ہے ہر بھلائی میں اس چیز کی تمنا کرو جو فائدہ مند ہو اور اللہ سے مدد مانگتے رہو اور اس سے سستی نہ برتو، اگر مصیبت آئے تو یوں نہ کہو کہ کاش میں ایسے کرتا کیونکہ کاش کا لفظ شیطان کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَتْ: وَكَانَ يَوْمَ عَيْدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالذَّرْقِ وَالْجِرَابِ، فَأَمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ: تَشْتَبِهِينَ تَنْظُرِينَ، فَقَالَتْ: نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ حَذِي عَلَى حَذِيهِ، وَيَقُولُ: دُونَكُمْ بَنِي أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِئْتُ، قَالَ: حَسْبُكَ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَادْهَبِي. 25

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ عید کے دن حبشہ کے لوگ ڈھالوں اور برچھیوں کا کھیل کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے میں نے درخواست کی یا آپ نے خود ہی فرمایا: ”کیا تم (یہ کھیل) دیکھنا چاہتی ہو؟“ میں نے کہا: ہاں، تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کیا جبکہ میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرما رہے تھے: ”اے بنو ارفدہ! اکیلے رہو۔“ یہاں تک کہ میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا: ”کیا تجھے کافی ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں، تو آپ نے فرمایا: ”اب چلی جاؤ۔“

ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام جسمانی صحت کو اہمیت دیتا ہے اور کھیل کود کو اس کا ایک اہم ذریعہ قرار دیتا ہے۔ اس کے علاوہ متعدد احادیث سے یہ بھی علم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیماری کی صورت میں ماہر معالج سے ہی مشورہ اور دوا لینے کا حکم دیا ہے۔

### 3.2.6۔ عہد نبوی ﷺ میں عوامی صحت کے لئے انصاف و مساوات کا کردار:

زیر نظر بحث کا بغور جائزہ لینے سے علم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحت مند معاشرے کے قیام کے لئے جو اقدامات کیے ان کی کامیابی کی بڑی وجہ انصاف اور مساوات کا قیام تھا۔ جو بھی اقدامات کئے گئے تھے وہ سب امیر، غریب، حکومتی افراد اور عام لوگوں کے لئے مساوی تھے۔ دن میں پانچ نمازیں مساجد میں ادا کرنا صرف عوام الناس پر ہی فرض نہ تھی بلکہ ان نمازوں کی امامت خلیفہ وقت خود کرتا تھا۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر تمام اراکین اسلام سب پر مساوی فرض تھے۔ سزائیں سب کے لئے مساوی تھیں جن میں امیر و غریب اور حکمران و عوام کی کوئی تقسیم نہ تھی۔ اس زمانہ میں تاریخ انسانی کا سب سے زیادہ صحت مند معاشرے کا قیام اخلاقیات اور انصاف و مساوات کی بنا پر تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع کا یہ جملہ نہایت مشہور ہے:

كُلُّكُمْ مِنْ آدَمَ مِنْ تَرَابٍ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبٍ عَلَى أَعْجَبِيٍّ، وَلَا لِعَجَبِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، عَلَى أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَى. 26

"تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے، کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر، کسی کالے کو سرخ پر اور کسی سرخ کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں کہ برتری کا معیار صرف تقویٰ ہے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَنْفُسُكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ" <sup>27</sup>

"لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔ تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک خدا سب کچھ جاننے والا اور سب سے خبردار ہے۔"

یوں انصاف اور مساوات کی بنیاد پر ہی ایک نہایت صحت مند معاشرہ قائم ہوا۔ جس کی اس سے پہلے یا بعد میں مثال نہیں ملتی۔

### 3.3- عوامی صحت اور خلافت راشدہ، امیہ، عباسیہ، عثمانیہ واندلسیہ:

رسول اللہ ﷺ کی تقلید میں خلافت راشدہ میں بھی صحت عامہ کے لئے وہی سب اقدامات کئے گئے جو عہد رسالت مآب سے شروع ہوئے تھے۔ بعد کے ادوار سے متعلق بھی ہم جانتے ہیں کہ صحت عامہ، بیماریوں کے علاج، مختلف بیماریوں کی تشخیص اور یہاں تک کہ سرجری کے موجد بھی مسلم سائنسدان ہیں۔ یعقوب بن اسحاق الکندی، عباس بن فرناس، ابو بکر الرازی، ابو القاسم الزہراوی، ابن الہیثم، ابوریحان البیرونی، بوعلی سینا، ابن مسکویہ جیسے طبیبوں کی کتب یورپ میں پڑھائی جاتی رہیں۔

خلافت عباسیہ میں خاص طور پر مسلم معاشرے میں صفائی و تزکیہ کے ساتھ بیماریوں کے علاج کے لئے بہت سے شفاء خانے تعمیر ہوئے اور صحت عامہ پر خاص توجہ دی گئی۔ نہ صرف شفاء خانوں کی تعمیر ہوئی بلکہ محتسب کے نام سے حکومتی عہدیداروں کی ذمہ داری ہوتی تھی کہ وہ بازاروں میں حفظان صحت کے اصولوں کے تحت صفائی ستھرائی اور کھانے پینے کی چیزوں کے معیار کا جائزہ لیں اور قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزائیں دلائیں۔ ان ادوار میں عہد رسالت مآب ﷺ اور خلفائے راشدین کے عہد کی پیروی کی کوشش بھی کی گئی۔ نیز ان ادوار میں یہ کاوشیں بھی کی جاتی رہیں کہ صحت عامہ کے حوالہ سے اخلاقیات اور انصاف و مساوات کا بھی خیال رکھا جائے۔

### 4.1- عوامی صحت اور عہد حاضر:

عہد حاضر میں صحت عامہ کے مسئلہ کو سب سے پہلے 1851ء قاہرہ میں، ہیضہ (Cholera) کے موضوع پر ہونے والی پہلی بین الاقوامی کانفرنس میں سمجھا گیا اور اس بات کو جاننا گیا کہ دراصل صحت عامہ ایک مشترک مسئلہ ہے جس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس طرح عہد جدید میں صحت عامہ کے لئے اخلاقیات اور انصاف کا تصور پیدا ہوا۔ <sup>28</sup>

1882ء میں ایک جاپانی فزیشن ٹاکا کی کنیسہرو (Takaki Kanehiro) نے جاپان نیوی کے فوجیوں میں بیری بیری کی بیماری کو دریافت کیا۔ اس نے جاننا کہ یہ بیماری صحیح خوراک نہ کھانے کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہے۔ اس کی اس تحقیق پر جاپان نیوی نے اپنے فوجیوں کو انصاف اور مساوات کے ساتھ گوشت اور سبزیوں پر مشتمل خوراک دینے کا اضافہ کیا۔ <sup>29</sup> بعد ازاں 1900 میں ایک ڈچ عیسائی میڈیکل آفیسر ایجک مین (Eijkman) نے دریافت کیا کہ بیری بیری کی دراصل ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کی خوراک سفید چاول یا دھلے ہوئے چاول پر مشتمل ہوتی ہے لیکن جو لوگ براؤن چاول یا چاول کو دھوئے بغیر کھاتے ہیں انہیں بیری بیری کی بیماری نہیں ہوتی۔ اس دریافت پر 1929ء میں اسے فزیالوجی میں نوبل پرائز بھی دیا گیا۔ <sup>30</sup>

یونائیٹڈ سٹیٹ آف امریکہ نے صحت عامہ کے ضمن میں انصاف و مساوات کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے 1906ء میں فوڈ اینڈ ڈرگ ایکٹ پاس کیا۔ آج فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (FDA) پوری دنیا میں اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ 1911ء میں وٹامن ڈی کی دریافت کے بعد پوری دنیا میں وٹامن ڈی کے بارے میں معلومات بہم پہنچانے کی کاوشیں کی گئیں۔ <sup>31</sup>

#### 4.2۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کا قیام:

1946ء میں یونائیٹڈ نیشنز کے زیر اہتمام ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (WHO) کا قیام عمل میں لایا گیا جس کا مقصد دنیا بھر میں مساوی طور پر جسمانی، ذہنی اور معاشرتی طور پر صحت مند معاشرہ کا قیام اور بیماریوں سے بچاؤ تھا۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے 07 اپریل 1948ء سے کام کا آغاز کیا۔ اس تاریخ کو اب دنیا بھر میں ورلڈ ہیلتھ ڈے کے طور پر منایا جاتا ہے۔

1946ء میں ہی یونائیٹڈ نیشنز چلڈرن فنڈ (UNICEF) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کا مقصد بھی دنیا بھر کے بچوں کو صحت عامہ، تعلیم اور دیگر سہولیات بہم پہنچانا ہے۔

#### 4.3۔ انصاف اور مساوات کے ساتھ صحت سب کے لئے کا نعرہ اور کاوشیں:

1975ء میں دنیا بھر میں چیچک (Small Pox) کے پھیلاؤ کی وجہ سے پوری دنیا میں مساوات و انصاف کے ساتھ سب کے لئے صحت عامہ کی سہولیات بہم پہنچانے کا تصور مضبوط ہوا۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے زیر اہتمام دنیا کے مفکرین نے یہ جاننا کہ کوئی بھی سوسائٹی اپنے طور پر صحت مند معاشرے کا قیام عمل میں نہیں لاسکتی، اس کے لئے پوری دنیا کو انصاف و مساوات کے ساتھ مل کر چلنا ہوگا اور آخر کار 6 ستمبر 1978ء کو ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن اور یونائیٹڈ نیشنز چلڈرن فنڈ کے زیر اہتمام آلما آتا، قزاقستان میں پرائمری ہیلتھ کیئر کے موضوع پر انٹرنیشنل کانفرنس منعقد ہوئی جس میں دنیا کے ہر انسان کے لئے انصاف اور مساوات کے ساتھ صحت کے حق کو تسلیم کیا گیا اور دنیا بھر کے ممالک کو باور کرایا گیا کہ صحت کے اس بنیادی حقوق کو انصاف و مساوات کے ساتھ ہر شہری تک پہنچانا مملکت کی حکومت کا فرض ہے۔ اس کانفرنس میں عہد کیا گیا کہ دنیا بھر سے سن 2000ء تک چیچک سمیت وبائی امراض کا خاتمہ کیا جائے گا اور صحت کی بنیادی سہولیات بلا تفریق رنگ و نسل دنیا کے ہر انسان تک پہنچائی جائیں گی۔<sup>32</sup>

اس وقت صحت عامہ کے حوالہ سے پاکستان اور دنیا بھر میں سینکڑوں این جی اوز کام کر رہی ہیں۔ یہ تمام تنظیمیں صحت عامہ کے لیے بھرپور کام کر رہی ہیں۔ چند معروف این جی اوز کے نام درج ذیل ہیں:

- World Health Organization (WHO)
- United Nations Children's Fund (UNICEF)
- International Committee of Red Cross. (ICRC)
- Bill & Melinda Gates Foundation
- World Federation of Public Health Associations
- USAID: United States Agency for International Development
- Global Alliance for Improved Nutrition
- Edhi Foundation (Pakistan)
- Aga Khan Foundation (Pakistan)
- Shaukat Khanum Memorial Cancer Hospital and Research Centre (Pakistan)
- Saylani Welfare Trust (Pakistan)
- Alkhidmat Foundation (Pakistan)

1948ء میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے دنیا بھر میں بیماریوں کے خلاف عملی جدوجہد کا فیصلہ کیا، 1978ء میں صحت کا حق دنیا کے ہر انسان کے لئے تسلیم کیا گیا اور دنیا بھر کے ممالک کی حکومتوں سے مل کر پرائمری ہیلتھ کیئر کا آغاز ہوا۔ اس ضمن میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی ویب سائٹ کے مطابق دنیا بھر کے ممالک کی حکومتوں اور این جی اوز کے تعاون سے عہد حاضر میں جو کامیابیاں حاصل ہوئیں وہ درج ذیل ہیں:



- بیماریوں سے حفاظتی ٹیکہ جات کے پروگرامز میں معاونت: دنیا بھر میں بچوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ویکسینیشن پروگرامز جاری و ساری ہیں، ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن اور دیگر این جی اوز اس کام میں حکومتوں کی معاونت کرتی ہیں۔ پاکستان میں بھی (Expanded Program on EPI Immunization) جاری و ساری ہے۔<sup>33</sup>

#### 4.4۔ عوامی صحت اور مستقبل کے چیلنجز:

بیسویں اور اکیسویں صدی میں چھپک، ہیپاٹائٹس، پولیو، کرونا جیسے وبائی امراض نے اقوام عالم کو یہ باور کرا دیا ہے کہ صحت عامہ کے لئے اخلاقیات، انصاف اور مساوات کا کردار سب سے اہم ہے۔ زیادہ تر بیماریاں جراثیم کے پھیلاؤ سے ہوتی ہیں اور ان سے بچاؤ کے لئے معاشرے کے تمام افراد کو ویکسینیشن کی سہولت ملنا ضروری ہوتا ہے۔ دوسری صورت میں کسی بھی مرض پر قابو پانا ممکنات میں سے ہے۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیا کے ہر شخص کے لئے صحت کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے، مفت علاج معالجہ اور ویکسینیشن مہیا کی جائے۔

صحت عامہ کے حوالہ سے ترقی پذیر ممالک کے مسائل تو بے شمار ہیں جن میں سب سے بڑا چیلنج عوامی صحت کے حوالہ سے ادراک اور معلومات نہ ہونا ہے۔ جب تک عوام الناس میں صحت عامہ کے حوالہ سے شعور اجاگر نہیں ہوگا، اس وقت تک اس حوالہ سے کامیاب جدوجہد کرنا نہایت مشکل ہے۔ ترقی پذیر ممالک کے مسائل تو ایک جانب دنیا کی ماڈرن سوسائٹی کو بھی قدیم ادوار کی طرح سے بہت سی بیماریوں کے چیلنجز درپیش ہیں۔ جن میں موٹاپا، دل کی بیماریاں، فالج، ڈیپریشن، سٹریس، اینگزاٹی، کینسر، ایڈز، سارس، انفلیوینزا اور دیگر بہت سی بیماریاں سرفہرست ہیں۔

بیماریوں کے علاوہ تبدیل ہوتا ماحول بھی صحت عامہ بہت زیادہ اثر انداز ہو رہا ہے۔ جس میں دنیا کا بڑھتا ہوا درجہ حرارت، موسموں کی تبدیلیاں، اوزون کی لیئر میں وقوع ہونے والی تبدیلیاں، آبی، فضائی اور بری آلودگیاں، نیوکلیر ریسرچ اور ایٹمی دھماکوں کے اثرات، جنگلات کا کٹاؤ اور دیگر عوامل بھی بہت زیادہ اثر انداز ہیں۔ بلاشبہ مستقبل میں صحت عامہ کے لئے یہ بہت بڑے چیلنجز ہیں، جن پر قابو پانے کے لئے بیماریوں کے علاج معالجہ کی تحقیقات، بہترین ادویات، ویکسینز کی تیاری کے ساتھ ساتھ تیزی سے تبدیل ہوتے ماحول کو درست کرنے کے چیلنجز درپیش ہیں، جن کا حل ناگزیر ہے۔

#### 5۔ خلاصہ مباحث:

عوامی صحت کا تصور زمانہ قدیم سے ہی موجود ہے۔ چھ سے سات ہزار سال قبل کے دریافت ہونے والے قدیم شہروں میں بھی صحت عامہ کے لئے صفائی ستھرائی، نکاسی آب (نالیوں اور سیوریج) کا سراغ ملتا ہے۔ بیماریوں، مکھیوں، مچھروں اور جراثیموں سے بچاؤ کے لئے صفائی و پاکیزگی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ تمام انبیائے کرام نے عوام الناس کی توجہ صفائی اور صحت عامہ کی جانب مبذول کرائی۔ رسول اللہ ﷺ کے اقدامات کے باعث ایک نہایت صحت مند معاشرہ کا قیام عمل میں آیا۔ آپ نے صفائی کو نصف ایمان قرار دیا۔ تزکیہ نفس، غسل اور وضو کو ادائیگی نماز کے لئے ضروری قرار دیا۔ امت مسلمہ کو جہاد کی تیاری کے لئے جسمانی مشقت، گھڑ سواری، تیر اندازی، تلوار بازی اور تیراکی سیکھنے کا مشورہ دیا۔ دن میں پانچ مرتبہ نماز کا حکم فرمایا جس سے جسمانی ورزش بھی ہوتی ہے۔ نیز ہر سال ایک ماہ کے روزوں کو فرض قرار دیا، جس سے جسمانی بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں اور انسان صحت مند ہوتا ہے۔ آپ نے کھانے پینے میں اعتدال کا مشورہ دیا اور بیماریوں کا باعث بننے والے زیادہ کھانے یا بہت کم کھانے سے منع فرمایا۔ ام الخبائث شراب اور نشہ کو حرام قرار دیا۔ فی زمانہ عوامی صحت کے لئے انصاف اور مساوات کو ضروری قرار دیا گیا۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق صحت ہر انسان کا بنیادی حق ہے اور صحت ہر ایک کے لئے ہونی چاہیے۔ کسی بھی معاشرے میں افراد معاشرہ کے لئے جسمانی، ذہنی اور معاشرتی صحت مندی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ بعض ماہرین جذباتی اور روحانی صحت مندی کو بھی صحت عامہ میں ہی شمار کرتے ہیں۔

تاریخ انسانی میں صحت عامہ کے حوالہ سے سب سے زیادہ بہترین اقدامات عہد نبوی و خلافت راشدہ میں ہی اپنائے گئے جس کی وجہ سے بیماریاں ختم ہوئیں اور ایک صحت مند معاشرے کا قیام عمل میں آیا۔ رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کی حکومتوں نے ایک صحت مند معاشرے کے قیام کے لئے جو اقدامات کیے ان کی کامیابی کی بڑی وجہ انصاف اور مساوات کا قیام تھا۔ جو بھی اقدامات کئے گئے تھے وہ سب امیر، غریب، حکومتی افراد اور عام لوگوں کے لئے مساوی تھے۔ دن میں پانچ نمازیں مساجد میں ادا کرنا صرف عوام الناس پر ہی فرض نہ تھی بلکہ ان نمازوں کی امامت خلیفہ وقت خود کرتا تھا۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر تمام اراکین اسلام سب پر مساوی فرض تھے۔ سزائیں سب کے لئے مساوی تھیں جن میں امیر و غریب اور حکمران و عوام کی کوئی تقسیم نہ تھی۔ اس زمانہ میں تاریخ انسانی کا سب سے زیادہ صحت مند معاشرے کا قیام اخلاقیات اور انصاف و مساوات کی بنا پر تھا۔ دین اسلام میں رنگ، نسل، علاقہ یا کسی بھی بنیاد پر کسی انسان کو دوسرے انسان پر فوقیت حاصل نہیں ہے۔ یوں قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں انصاف اور مساوات کی بنیاد پر ہی ایک نہایت صحت مند معاشرہ قائم ہوا۔ جس کی اس سے پہلے یا بعد میں مثال نہیں ملتی۔

بیسویں اور اکیسویں صدی میں چچک، ہیپاٹائٹس، پولیو، کرونا جیسے وبائی امراض نے اقوام عالم کو یہ باور کرایا ہے کہ صحت عامہ کے لئے اخلاقیات، انصاف اور مساوات کا کردار سب سے اہم ہے۔ زیادہ تر بیماریاں جراثیم کے پھیلاؤ سے ہوتی ہیں اور ان سے بچاؤ کے لئے معاشرے کے تمام افراد کو بلا تفریق صحت عامہ کی سہولیات ملنا ضروری ہے۔ دوسری صورت میں کسی بھی مرض پر قابو پانا ممکنات میں سے ہے۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیا کے ہر شخص کے لئے صحت کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے، مفت علاج معالجہ اور ویکسینیشن کی سہولت مہیا کی جائے۔

## 6- نتائج:

تاریخ انسانی کے گہرے مطالعے سے علم ہوتا ہے کہ سب سے بہترین اور صحت مند معاشرہ عہد نبوی ﷺ اور عہد خلفائے راشدین میں تھا، اس سے قبل یا اس کے بعد اس قدر صحت مند معاشرے کی مثال نہیں ملتی۔ اس زمانہ میں صحت مند معاشرے کے قیام کے لئے جو بھی اقدامات اپنائے گئے، عوام الناس کو اخلاقی طور پر جن عبادات اور اقدار کا پابند بنایا گیا یا صفائی و پاکیزگی اور غذاؤں میں حلال و حرام کی جو بھی پابندیاں لگائی گئیں، ان میں امیر و غریب اور محکوم و رعایا، سب میں مساوات قائم تھی۔

عہد حاضر میں وبائی امراض نے اقوام عالم کو یہ باور کرایا ہے کہ صحت عامہ کے لئے اخلاقیات، انصاف اور مساوات کا کردار سب سے اہم ہے۔ زیادہ تر بیماریاں جراثیم کے پھیلاؤ سے ہوتی ہیں اور ان سے بچاؤ کے لئے معاشرے کے تمام افراد کو بلا تفریق صحت عامہ کی سہولیات ملنا ضروری ہے۔ بیماریوں سے بچاؤ اور صحت مند معاشرے کے قیام کے لئے ایک بار پھر انسانیت کو رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو ہی اپنانا ہو گا اور جلد یا بدیر آخر کار انسانیت اس نتیجے پر پہنچے گی کہ ایک صحت مند معاشرے کے قیام کے لئے وحی الہی کے تحت رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا ناگزیر ہے۔

## 7- سفارشات:

- وحی الہی کے تحت عہد رسالت مآب ﷺ میں جس طرح صحت عامہ بہتر ہوئی اور ایک صحت مند معاشرے کا قیام عمل میں آیا، اس کی مثال تاریخ انسانی میں نہیں ملتی، عہد حاضر میں صحت عامہ کو بہتر بنانے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر ہی عمل کرنا ہو گا، جس کے لئے صحت عامہ کے حوالہ سے آپ ﷺ کی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔
- عصر حاضر میں پاکستان اور افغانستان کے علاوہ پوری دنیا سے پولیو وائرس کا خاتمہ ہو جانا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ترقی پذیر ممالک میں سب سے زیادہ پاکستان کی عوام اور اداروں میں صحت عامہ کے حوالہ سے شعور اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ عوام الناس اور ادارے صحت عامہ کی اہمیت سے آگاہ ہوں۔ پاکستان میں آج بھی ایسے لوگوں کی کثیر تعداد موجود ہے جو اپنے بچوں کو پولیو ویکسین اس لئے نہیں پلاتے کہ وہ اسے یہودو

نصاری کی سازش سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس سے ان کے بچے مستقبل میں جنسی طور پر نہایت کمزور ہو جائیں گے۔ عوام الناس میں صحت عامہ کے حوالہ سے شعور اجاگر کرنے کی اشد ترین ضرورت ہے۔

• بد قسمتی سے عدل، انصاف، مساوات اور قانون کی حکمرانی نہ ہونے کے باعث من حیث القوم پاکستانی عوام کرپٹ ہو چکی ہے۔ یوں محکمہ صحت سمیت پاکستان کے تمام تر اداروں میں بھی کرپٹ ذہن رکھنے والے افراد ہی موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملازمین اپنی ذمہ داریاں ایمانداری سے سرانجام نہیں دیتے بلکہ جب دنیا کی بڑی این جی اوز بیماریوں پر قابو پانے اور صحت عامہ کی سہولیات عوام الناس تک پہنچانے کے اقدامات کرتی ہیں تو اداروں میں موجود یہ ملازمین اسے لوٹ مار کا ذریعہ سمجھتے ہیں، ایمانداری سے کام کرنے کی بجائے کاغذی کاروائیوں کو ہی مکمل کرنے کو ضروری قرار دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اگر ان بیماریوں پر قابو پالیا گیا تو انٹرنیشنل این جی اوز کی جانب سے امداد کا سلسلہ بند ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ پوری دنیا سے جن بیماریوں کا خاتمہ اکیسویں صدی کے شروع میں ہی ہو گیا تھا وہ پاکستان میں تاحال موجود ہیں۔ پاکستان میں نظام انصاف اور مساوات قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

### حوالہ جات و حواشی:

1. Gebrezi Gidey M.D. and others, Introduction to Public Health, Ethopia Ministry of Health & Education, 2016, p 06.
2. A.H Dani & B.K Thapar, The Indus Civilization, UNESCO, 1996, p 279.
3. Al-Qur'ān 03:164.
4. Al-Qur'ān 05:87,88.
5. Muslim bin Hajjāj, Al Jāme Al Sahi Al Muslim, Kitāb ul Taharah, Bab Fazal e Wūdū, H 223.
6. Al-Qur'ān 05:06.
7. Al-Bukh'āri, Muhammad Bin Ism'āil, Al-Jame Al-Sahi Al-Bukh'āri, Kitab Ul Ghusal, Bab wa Haddasna Abu....., H 291.
8. Al-Bukh'āri, Al-J'āme Al-Sahi Al-Bukh'āri, Kitab Ul Wudu, Bab Haddasna Ishaq Bin..., H 135.
9. Al-Bukh'āri, Al-J'āme Al-Sahi Al-Bukh'āri, Kitab Ul Azan, Bab Haddasna Ali Bin....., H 858.
10. Al-Bukh'āri, Al-J'āme Al-Sahi Al-Bukh'āri, Kitab Ul Juma, Bab Haddasna....., H 883.
11. Al-Bukh'āri, Al-J'āme Al-Sahi Al-Bukh'āri, Kitab Ul Juma, Bab Haddasna....., H 887.
12. Al-Nasai, Al-Sunan, Kitab Ul Taharah, Bab Al-Siwak Iza Qama min al-Lail, H 02.
13. [www.news.un.org](http://www.news.un.org), 54-4-2024.
14. Al-Qur'ān 5:90.
15. Al-Muslim, Al Jāme Al Sahih Al Muslim, Kitab Ul Mashroobat , Bab wa Haddasna Ish'āq....., H 5219.
16. Al-Qur'ān 29:45.
17. Al-Qur'ān 04:103.
18. [www.bbc.com/urdu/science](http://www.bbc.com/urdu/science), 16-10-2024.
19. Al-Qur'ān 02:183.
20. Al-Qur'ān, 07:31.
21. Al-Qur'ān 16:66.
22. Al-Qur'ān 16:68,69.
23. Al-Qur'ān 17:32.
24. Muslim bin Hajjāj, Al Jāme Al Sahi Al Muslim, Kitāb ul Qadar, Bab Fil Amr, H 2664.

25. Al-Bukh'ari, Al-J'ame Al-Sahi Al-Bukh'ari, Kitab ul Jihad wa Sair, Babul Daraq, H 2907.
26. Dr. Nisar Ahmad, Professor, Khutba Hujjatul Wida, Baitul Hikmat Lahore, 2005, p.185.
27. Al-Qur'an 49:13.
28. Theodore H and others, The New Public Health, Second Edition, Academic Press, Elsevier, USA. 2021., p
- 05.
29. Ibid.
30. Ibid.
31. Ibid
32. Ibid p6.
33. [www.un.org](http://www.un.org), 16-10-2024.